



سوال

(253) فیملی پنشن، بیمہ پالیسی اور جی پی فنڈ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے دفتر میں ایک آدمی حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گیا ہم نے مندرجہ ذیل رقم اس کی بیوہ کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیں (۱) فیملی پنشن (۲) بیمہ پالیسی کی رقم (۳) جی پی فنڈ (۴) سٹاف کی طرف سے جمع شدہ تعاون مرحوم کے والد کا موقف ہے کہ قرآن کریم میں بیان شدہ ضابطہ میراث کے لحاظ سے ان رقم میں والدین کا بھی حق وراثت بنتا ہے۔ مرحوم کے والد کا موقف کس حد تک درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ میں ضابطہ وراثت جاری فرمایا ہے اور ترکہ سے مراد ہر وہ مال ہے جو کوئی شخص چھوڑ کر فوت ہو جائے اور وہ اس کی جائز ملکیت ہو، خواہ وہ جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ، خواہ موت کے وقت وہ اس کے قبضہ میں ہو یا ابھی تک اس پر قبضہ نہ ہو سکا ہو۔ اسی طرح ہر وہ چیز اس کے ترکہ میں داخل سمجھی جائے گی جس کا سبب ملک اس کی زندگی میں قائم ہو چکا تھا مگر وہ اس کی ملکیت میں موت کے بعد داخل ہوئی، جیسا کہ کسی شخص نے کسی کمپنی کے حصص خریدنے کی درخواست دی تھی لیکن وہ حصص اس کے مرنے کے بعد لاٹ ہوئے، یہ حصص بھی میت کے ترکہ میں شمار ہوں گے۔ ترکہ کے متعلق چند اصولی باتیں حسب ذیل ہیں:

ایسا مال جو مرتے وقت میت کے قبضہ میں تھا لیکن شریعت کی نظر میں وہ مال نہیں، وہ ترکہ میں شمار نہیں ہوگا، جیسے ذخیرہ شراب وغیرہ۔

جوا مال چوری، خیانت، رشوت اور غضب کر کے حاصل کیا ہو، وہ بھی میت کے ترکہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

بیمہ سے حاصل ہونے والی رقم میت کے ترکہ میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اس میں واضح طور پر غرر، یعنی دھوکہ پایا جاتا ہے اور یہ رقم کھلے طور پر جوئے کے حکم میں ہے، البتہ میت کی طرف سے ادا شدہ رقم اس کے ترکہ میں شمار ہوگی۔ (بیمہ کے متعلق ہمارا تفصیلی فتویٰ عنقریب اشاعت پذیر ہوگا)

اسی طرح جی پی فنڈ کے متعلق بھی ہمارا تفصیلی فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ اس میں میت کی وہی رقم ترکہ میں شامل کی جائے گی جو اس کی تنخواہ سے ماہ بامہ کاٹی جاتی تھی۔ اس سے زائد ملنے والی رقم سود ہونے کی وجہ سے اس کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی۔ اس قسم کے اموال جو اوپر بیان ہوئے ہیں اگر ورثا انہیں آپس میں بھصہ شرعی تقسیم کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ہاں جوابدہ ہیں، جیسا کہ میت کا بھی اس کے متعلق مواخذہ ہوگا، لاعلمی کی صورت میں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔



میت کی پنشن جو اس کی زندگی میں حکومت یا کسی ادارہ کے ذمے واجب ہو چکی تھی، وہ میت کا ترکہ شمار ہوگی کیونکہ یہ رقم حسب قواعد، ملازمت کی ایک مدت کے اختتام پر ملازم کا حق قرار پاتی ہے اور یہ حق قابل چارہ جوئی عدالت ہوتا ہے۔ اگر پنشن حکومت یا ادارہ کی طرف سے انعام بھی ہو، جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے تو بھی اس انعام کو میت کے ترکہ میں ہی شمار کیا جائے گا، جیسا کہ مقتول کی دیت کو اس کے ترکہ میں شمار کر کے ورثا میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ صورت مسئولہ میں مرحوم کی وفات کے بعد جو امدادی فنڈ بیوہ یا اس کے بچوں کو ملا ہے وہ انہی کا حق ہے۔ والدین کو اس سے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اسے ترکہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا اور جو رقم امدادی فنڈ کے طور پر نہیں اس پر ضابطہ وراثت جاری ہوگا۔ اس میں والدین کا پچھٹا پچھٹا حصہ ہے یعنی دونوں (ماں باپ) $1/6$ ، $1/6$ کے حقدار ہیں۔ ان میں جو رقم شریعت کی خلاف ورزی پر حاصل ہوئی ہے، اس سے ورثا کو دستبردار ہو جانا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 275